

T01-24Nov2023

Rafaqat Waheed/Ed: Waqas

10:30 am



THE  
SENATE OF PAKISTAN  
DEBATES

*OFFICIAL REPORT*

Friday, the November 24, 2023  
(333<sup>rd</sup> Session)  
Volume XV, No.11  
(Nos. )

*Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad*  
Volume XV SP.XV(11)/2023  
No.11 15

## **Contents**

1.	Recitation from the Holy Quran .....	1
2.	Questions and Answers .....	2
3.	Leave of Absence .....	16
4.	Presentation of report of the Standing Committee on Human Rights on a point of public importance regarding murder of Professor Ajmal Sawand in Kandhkot, Sindh .....	18
5.	Calling Attention Notice by Senator Mian Raza Rabbani regarding the revision of Management Position (MP) salary package .....	18
	• Senator Muhammad Ishaq Dar, Leader of the House.....	22
	• Madam Shamshad Akhtar, Federal Minister for Finance .....	24
6.	Calling Attention Notice by Senator Mushtaq Ahmed regarding the present situation in Gaza.....	26
	• Senator Mushtaq Ahmed.....	26
	• Mr. Jalil Abbas Jilani, Minister for Foreign Affairs .....	32

## SENATE OF PAKISTAN SENATE DEBATES

Friday, the November 24, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

### Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبَصِّرَةً لِتَبَتَّغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السَّيِّئَاتِ وَالْحِسَابَ طَوْكَلْنَا إِلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ كُلُّ إِنْسَانٍ أَنَّ زَمْنَهُ طَيْرَةٌ فِي عُنْقِهِ وَخُرُوجُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كِتَبَنَا يَقْيَدُهُ مَنْشُورًا اقْرُأْ كِتَبَكَ طَوْكَلْنَا إِلَيْكَ يَوْمَ حَسِيبًا طَوْكَلْنَا

ترجمہ: اور ہم نے دن اور رات کو دونٹانیاں بنایا ہے۔ رات کی نشانی کو تاریک بنایا اور دن کی نشانی کو روشن تاکہ تم اپنے پروڈگار کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو اور برسوں کا شمار اور حساب جانو۔ اور ہم نے ہر چیز کی (جنوبی) تفصیل کر دی ہے۔ اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بہ صورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔ اور قیامت کے روز (وہ) کتاب اسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوادیکھے گا۔ (کہا جائے گا کہ) اپنی کتاب پڑھ لے۔ تو آج اپنا ہی محاسبہ کافی ہے۔

(سورہ بنی اسرائیل: آیات 12 تا 14)

## Questions and Answers

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ السلام علیکم۔ جمعہ مبارک۔

We may now take up the Questions. Honourable Senator Prof. Sajid Mir sahib; he is not present.

(Q. No.2)

جناب چیئرمین: جناب سینیٹر مشتاق صاحب۔

(Q.No.3)

جناب چیئرمین: مہربانی فرمائے کر حضوری سوال پوچھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے اسٹیٹ بینک کے حوالے سے ایک سوال پوچھا ہے۔ مجھے جو جواب دیا گیا ہے، ایک تو تھوڑا سا اسے explain کر دیں کہ یہ terminology تو ہمیں سمجھتے نہیں آ رہی کہ یہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو 77 کھٹریکٹ ملازمیں ہیں، وہ کتنے حصے سے کھٹریکٹ پر ہیں اور کس اسکیل میں ہیں۔ یہ جو OG ہیں، اس میں 16 ملازمیں ہیں۔ اگر آپ دیکھیں تو ان کی تنخوا ہیں سب سے زیادہ ہیں۔ تھوڑا سایہ بھی بتا دیجیے کہ ان تنخوا ہوں کے علاوہ انہیں باقی کیا مراعات ملتی ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs, please.

جناب مرتفعی سوئنگی (وفاقی وزیر برائے پارلیمنٹی امور): جناب چیئرمین! میری معلومات یہ تھیں کہ وزیر خزانہ صاحبہ تشریف لائیں گی لیکن ابھی کسی وجہ سے وہ موجود نہیں ہیں۔ میں یہ معلومات لے کر ہاؤں کو بتاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کدھر ہیں مفسٹر فناں؟ پتا کریں کدھر ہیں۔ اچھا پھر تو چپ رہتے ہیں۔ مشتاق صاحب! یہ question لیتے ہیں، مفسٹر صاحبہ کو آنے دیں۔ محترم سینیٹر بہرہ مند تنگی۔ تشریف نہیں لائے۔

(Q. No.7)

جناب چیئرمین: پروفیسر ساجد میر صاحب۔ تشریف نہیں لائے۔

(Q. No.10)

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔ تشریف نہیں لائے۔

(Q. No.1)

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔ تشریف نہیں لائے۔

(Q. No.2)

جناب چیئرمین: سینیٹر کامران مرتضی صاحب۔ تشریف نہیں لائے۔

(Q. No.4)

جناب چیئرمین: سینیٹر رانا محمود الحسن۔ تشریف نہیں لائے۔

(Q. No.5)

جناب چیئرمین: آگے بھی مفسٹر صاحب کے ہی questions ہیں۔ مفسٹر صاحب آرہی ہیں یا مفسٹر صاحب! آپ جواب دے رہے ہیں؟

جناب مرتضی سوچنگی: جناب امیں ابھی معلوم کر کے بتاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: مہربانی کر کے بتائیں۔ اب اتنا Wait تو نہیں ہو سکتا۔ سینیٹر شمینہ متاز زہری صاحب۔ تشریف نہیں لائیں۔

(Q. No.14)

جناب چیئرمین: سینیٹر شمینہ متاز زہری صاحب۔ تشریف نہیں لائیں۔

(Q. No.15)

جناب چیئرمین: جی مفسٹر صاحب۔

جناب مرتضی سوچنگی: چیئرمین صاحب! مجھے بتایا گیا ہے کہ مفسٹر صاحب موجود ہیں اور متعلقہ افران سے انہی سوالات کے حوالے سے کوئی بریفنگ لے رہی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تشریف لائیں گی۔

جناب چیئرمین: کیا مطلب ہے، پھر ہاؤس میں کیوں نہیں آرہیں؟ ابھی تک بریفنگ لے رہی ہیں۔ ان کو بلا کیں، کہ ہر ہیں؟ آگئی ہیں۔ سینیٹر زر قاسہر وردی تیمور۔ تشریف نہیں لائیں۔

(Q. No.18)

جناب چیئرمین: سینیٹر شمینہ متاز زہری۔ تشریف نہیں لائیں۔

(Q. No.153)

جناب چیئرمین: ابھی مشتاق صاحب سے شروع کر لیتے ہیں۔ جی مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: سوال نمبر 3 سے شروع کرتے ہیں۔

(Q. No.3)

جناب چیئرمین: آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں نے اسٹیٹ بینک کے حوالے سے پوچھا ہے۔ ایک تو ہمیں وضاحت دے دیں کہ یہ جو افسران کی دو categories ہیں، ان کی تفصیلات کیا ہیں؟ دوسری بات، یہ جو 8-OG کے 16 افسران کا لکھا ہے اور ان کی تنخواہیں سب سے زیادہ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان تنخواہوں کے علاوہ انہیں باقی کیا مراعات دی جا رہی ہیں۔ اگر دی جا رہی ہیں تو ان کی تفصیلات کیا ہیں؟ یہ جو 77 کھڑیکٹ ملازمین ہیں، یہ کس گریڈ میں ہیں اور کتنے عرصے سے کھڑیکٹ پر ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Finance, please.

محترمہ شمسدار اختر (وفاقی وزیر برائے خزانہ): جیسا کہ سب کو پتا ہو گا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایک corporate body ہے جو Board of Directors کے تحت بنی ہے۔ اس کی oversees State Bank of Pakistan Act, 1956 کرتا ہے۔ جو سوال پوچھا گیا ہے، اس کے مطابق اس وقت 1178 ملازمین ہیں جو اسٹیٹ بینک میں ملازمت کر رہے ہیں۔ یہ اعداد و شمار 29 مئی، 2023 کے ہیں۔ ان میں سے 1101 ریگولر ملازمین ہیں جبکہ 77 ملازمین کھڑیکٹ کی بنیاد پر ہیں۔

There are two compensation schemes at State Bank. One is called Old Monetized Salary Structure.

یہ پرانے والا ہے۔ اس کے بعد سال 2007 میں ایک New Compensation & Benefits Structure متعارف کروایا گیا تھا۔ یہ contributory New Compensation & Benefits Structure ہے، یہ ملازمین کے لیے ایک retirement scheme ہے۔ اس وقت اس میں تقریباً 81% ملازمین کام کر رہے ہیں۔ These are entitled to Old Monetized scheme جو دوسرے ملازمین ہیں، وہ ابھی contributory provident fund and gratuity.

کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ان کا تناسب 19% ہے۔

They are entitled to the pension based on the last drawn salary, as of end of service benefits.

اس کا background اس طرح ہے کہ سال 2007 میں، اتفاق سے جب میں خود اسٹیٹ بینک کی۔۔ (جاری۔۔ T02)

T2-24<sup>th</sup> Nov, 23 Naeem Bhatti/ED; Mubashir 10:40 am

محترمہ شمساد اختر (نگران وزیر خزانہ) : اس کا background اس طرح ہے کہ 2007 میں اتفاق سے جب میں

تھی تو ہمارا bill pension کو اپنا تھا اور نقصان ہو رہا تھا so we offered to employees

آپ کو اگر contributory fund opt pension suspend کریں گے تو آپ کی تنخوا ہیں۔ بڑھ جائیں گی لیکن آپ کی پرانی والی

گی تو اس کے تحت یہ ہوا ہے۔ اس وقت total budget 6818 million for salaries and benefits of

budget of fiscal year 2022-23 allocate employees, State Bank of Pakistan کیا ہے۔

جناب والا! ہم نے جو information provide کی ہے اس کے مطابق large proportion of employees

OG-8 میں ہیں، باقی 16 employees higher level OG-4, OG-3 and OG-2

1.7 really management level OG-8, highest level breakdown مانگا ہے، اس وقت

new compensation benefits ہے۔ یہ maximum is 3.9 million million minimum

minimum old monetized salary structure ہے۔ جو لوگ salary structure کے اندر

اے will skip some of the detailed categories، ہے اور maximum 1.2 million Rs.137000

ہے available ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، معزز سینیٹر دنیش نکار، آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر دنیش نکار: شکریہ، جناب چیئرمین! وزیر صاحبہ نے اس ایوان کے تقدس کو نہیں سمجھا، late آئی ہیں۔ ہم نے ایک مثال سنی تھی

کہ 'اندھا بانٹے روپیاں وہ بھی اپنوں میں'۔ یہ خود مختار ہے لیکن خود مختار ادارے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے officers کی چالیس چالیس لاکھ

روپے ماہوار تنخوا مقرر کرے۔ جناب والا! یہ تو ظلم ہے کہ چالیس لاکھ روپے، میں پہلے سمجھا کہ یہ سالانہ ہے لیکن یہ ماہانہ ہے۔ اس کے لیے

سات ارب روپے کا بجٹ، کیا ان کی خود مختاری یہ ہے کہ وہ اپنے ملازمین کی اتنی تنخوا ہیں بڑھاتے رہیں؟ ان کے benefits کیا ہیں؟ وزیر صاحبہ

سے میرا سوال ہے کہ آپ کے جواب میں Governor and Deputy Governor State Bank کی تجوہ ابھی شامل نہیں ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ کیوں یہ ایوان سے چھپایا جا رہا ہے، وزیر صاحبہ سے اس کا جواب لیں۔

جناب چیئرمین: جی وہ بھی منگولیتے ہیں۔ معزز وزیر خزانہ صاحبہ۔

محترمہ شمشاد اختر: جناب چیئرمین! ہم آپ کو Governor and Deputy Governor State Bank کی تجوہ not independence previously کی کر دیں گے۔ Actually State Bank information submit کی ہوئی ہے کہ اس کے under management and whole State Bank is first accountable to the Board یہ under the current Government. ہے، اس کے select Government of Pakistan کی بھی Board of Directors ہوتے ہیں، اس میں کافی diversified ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر پلوشہ صاحبہ! آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں جاننا چاہتی ہوں کہ یہ ایسے کون سے خاص کام کرتے ہیں کہ اس قوم کے چالیس لاکھ روپے دیتے ہیں، جسے کھانے کے لیے روٹی نہیں مل رہی، ہم IMF programme کے لیے بھیک مانگتے پھرتے ہیں تو یہ کون سی independence ہے؟

جناب چیئرمین: آپ اپنی تجوہ ابھی ساتھ بتاتے رہیں تاکہ عوام کو پتا چلنا چاہیے۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: ہماری تجوہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار اور اس پر بھی propaganda ہوتا ہے۔ چلیں اس کو تو چھوڑیں لیکن یہ کون سا ایسا خاص کام ہے جس کی چالیس لاکھ روپے تجوہ ہے؟ اس کے علاوہ مراعات بھی ہیں؟ Independence کا کیا مطلب ہے؟ ایسے Board of Directors نصیب کرے جہاں وہ کام کرتا ہے جو اپنے لوگوں کے لیے چالیس لاکھ روپے تجوہ رکھتے ہیں اور دوسروں کو taxes پر، بجلی، پانی اور گیس کی پچی میں پیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: پلوشہ صاحبہ! تقریر نہ کریں، وزیر صاحبہ! آپ اس پر کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ شہزاد اختر: جی جانب چیئرمین! دیکھیں ایکسن I am not here to defend State Bank of Pakistan

میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ جو structure ہے یہ gradually increase ہوا ہے، یہ Board of Directors different governments کی oversight پر ہوا ہے۔ جس طرح میں نے عرض کیا کہ وہ address autonomy کو governments appoint کرتی رہی ہیں۔ اگر ان حکومتوں کو اعتراض تھا تو انہیں چاہیے تھا کہ ان کی governments appoint کریں جو اس وقت ہے۔

دوسری یہ بات ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں، آپ سب کو بتاہے کہ ان کے دو principal کام ہیں، ایک تو monetary policy کی regulation and with the Ministry of Finance economy کی banking sector کی management ہوتی ہے اور دوسرا یہ چیز پورے banking sector کی incentive regime کرنے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ جہاں coordination پر وہ ہوتا ہے کہ banking sector کی اتنی تنخواہیں بڑھ گئیں ہیں۔ ایسا issue یہ ہوتا ہے کہ ایسا incentiive regime ہوتا ہے کہ ایسا ہے۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے ہیں کہ انہیں there is an incentive to really regulate and supervise the banks effectively. یہ دنیا بھر میں ہوتا ہے کہ central banks کا structure of salary is very different from the Ministry of Finance or even the parliamentarians. It is all being international best practices.

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 9 حاجی ہدایت اللہ صاحب۔

Q. No. 9.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ہدایت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکریہ، جناب چیئرمین! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں 15 officers BS-19 and BS-18 کے audit teams 65 visited Missions abroad پر مشتمل تھے۔ ان پر چار کروڑ چونٹھ لاکھ کے قریب خرچ ہوئے ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا یہ اچھا نہیں ہوتا کہ ان Pakistan Missions abroad کا تمام

حساب کتاب یہاں منگوا لیا جاتا اور یہاں یہ audit ہو جاتا تو اس سے خزانے کے اتنے پیسے نفع جاتے کیونکہ انہوں نے کوئی بھی چیز نہیں نکالی، بس چکر لگایا اور واپس آگئے ہیں۔

جناب چیرین: معزز گمراں وزیر خزانہ صاحب! وہ ایک suggestion دے رہے ہیں۔

محترمہ شمشاد اختر: جناب چیرین! بالکل ٹھیک ہے۔ پہلے تین سالوں میں 15 audit teams

visits abroad کے ہیں،

it comprises of eight BPS-19 officers and 20 BPS-18 officers. Total expenditure of the visits...

جناب چیرین: جی جواب تو ٹھیک ہے لیکن وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایسا کوئی mechanism بنائیں کہ یہیں سے audit ہو جائے، وہ suggestion دے رہے ہیں، انہیں وہاں جانانہ پڑے۔

محترمہ شمشاد اختر: پھر تو یہاں پورے Mission کو آنا پڑے گا، وہ بہت costly ہو گا اور وہ بہت زیادہ لوگ ہیں۔

جناب چیرین: جی ٹھیک ہے، آپ اسے note کر لیں۔ اگلا سوال نمبر 6 سینیٹر مشتاق صاحب۔

Q. No. 6.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیرین! میں ایک جانب توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اردو کا ترجمہ بہت کمزور ہے، یہ ہماری قومی زبان ہے، مثال کے طور پر external shock absorbers کو انہوں نے پیر ونی جنگوں کو جذب کرنا یا اس طرح کی چیز لکھی ہے۔ اس لیے میری درخواست ہے کہ اس کو ذرا اور سست کریں۔ جناب چیرین! میں نے پوچھا تھا کہ IMF کے ساتھ کن شرائط پر Stand By Agreement ہوا تو اس کے جواب میں مجھے چار شرائط بتائی گئیں ہیں۔ اس میں ایک یہ ہے کہ مالیاتی adjustment کو آسان بنانا، پیر ونی shock absorbers کی کمی کو ختم کرنے کے لیے اور سخت monetary policy and structural reforms ان چاروں میں تو کوئی نہیں ہوا ہے۔ ڈالر اور چلا گیا ہے، ہمیں structural reforms نظر نہیں آ رہیں۔ (جاری۔۔۔)

سینیٹر مشتاق احمد:-- (جاری) --- ڈالرا اوپر چلا گیا ہے، بجٹ پر ہمیں کوئی عمل نظر نہیں آ رہا اور کوئی shock absorber نہیں ہے۔ یہ جو چار شرائط ہیں، یہ ہاتھی کے دانت ہیں جو صرف دکھانے کے ہیں۔ جو دوسرا شرائط ہیں جن کے نتیجے میں آپ نے ختم کی ہیں، قیمتیں بڑھائیں اور عوام پر اتنا بوجھ ڈالا ہے، وہ تو ہمیں کمی بھی اس میں نظر نہیں آ رہے ہیں۔ ہمیں یہ بھی نظر نہیں آ رہا کہ اس Agreement کے ذریعے کوئی structural reform یا tight monetary policy کرنا ہے۔

ہورہی ہے۔

Mr. Chairman: Yes, honorable Minister for Finance and Revenue.

محترمہ شمشاد اختر: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ جو Stand By Agreement ہے، یہ ہاتھی کے چونکہ previous Government in July, 2023. اس کی کچھ کمی کے direction کو demand کر رہا ہے اس لحاظ سے آپ دیکھیں گے کہ جوان کے fiscal account کے ہم اپنے بہت زیادہ تھا pressure on economy کی کوئی کمی کر رہے ہیں اور اپنے expenditure کے targets کے primary deficits کا کافی زیادہ کمی کیا ہے۔ اس کے ساتھ، ساتھ جو monetary control کیا ہے۔ اس کے ساتھ improve کی جائے گا Quality of spending کی کمی ہے۔ اس کے ساتھ، ساتھ جو Central Bank کی کمی کرتی ہے۔ Just to offer my policy stance یہ Ministry of Finance کی کمی کرتی ہے، اور یہ Litter ہے، یہ inflation کے چونکہ perspective کو almost reached over 39 percent at one time تو پھر ان کی یہ recommendation کے آئی کہ interest rate کے سے زیادہ ہونا چاہیے۔ اگر آپ it is at 22 percent which is lower than the inflation rate. تو دیکھیں تو policy rate کو کم کر دیں گے۔ اس کے ساتھ Monetary and fiscal management coordination کافی ہوئی ہے اور اب یہ effective prices کی آہستہ، آہستہ کم ہوں گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر دنیش کمار۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر دنیش کمار: جناب! میں نے یہ پوچھنا تھا کہ اگر آپ سوالات کے جوابات کا اردو ترجمہ اٹھائیں تو اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ ورنی جنگلوں کو برداشت کرنے کے لئے بھی کیا گیا ہے۔ یہ یہ ورنی جنگیں کون سی ہیں؟ کیا ہمارے ملک پر یہ ورنی جنگیں مسلط کی جا رہی ہیں؟

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار! یہ translation میں سکر ٹیریٹ سے کوئی مسئلہ ہوا ہے۔

سینیٹر دنیش کمار: میں تو پریشان ہو گیا۔

جناب چیئرمین: بس آپ تشریف رکھیں۔ Next Question No. 14.

(Question No. 14)

جناب چیئرمین: سینیٹر ثمینہ ممتاز زبری تشریف نہیں لائی ہیں۔ اگلا سوال نمبر 15۔

(Question No. 15)

جناب چیئرمین: سینیٹر ثمینہ ممتاز زبری تشریف نہیں لائی ہیں۔ اگلا سوال نمبر 16۔

(Question No. 16)

جناب چیئرمین: سینیٹر ثمینہ ممتاز زبری تشریف نہیں لائی ہیں۔ اگلا سوال نمبر 18۔

(Question No. 18)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر زر قاسہر وردی تیور تشریف نہیں لائی ہیں۔ اگلا سوال نمبر 20۔

(Question No. 20)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر زر قاسہر وردی تیور تشریف نہیں لائی ہیں۔ اگلا سوال نمبر 152۔ سینیٹر مشتاق احمد۔

(Question No. 152)

Mr. Chairman: The answer is taken as read. Is there any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! اس کا جواب کون دے گا؟

جناب چیئرمین: وفاقی وزیر برائے خزانہ بیٹھی ہیں۔ وہ دیں گی۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں نے پوچھا ہے کہ جو مختلف Ministries, Divisions and Departments ہیں، ان کے

utility bills کیا تفصیلات ہیں۔ مجھے جو تفصیلات دی گئی ہیں، ان کے مطابق utility bills کی 2021-22 and 2022-23 کی تفصیلات ہیں۔

مد میں یہ 10 ارب سے زیادہ اخراجات کرتی ہیں۔ اس وقت عوام پر بھلی اور گیس کی قیمتوں کی وجہ سے، بہت زیادہ بوجھ ہے جبکہ کچھ سرکاری ملازمین کو بڑے پیمانے پر دفاتر اور گھروں میں مفت گیس اور بھلی کی سہولت حاصل ہے۔ کیا یہ 10 ارب روپے کوئی مناسب figure ہے کہ اتنے وسیع پیمانے پر سرکاری دفاتر اور وہ بھی صرف اسلام آباد میں گیس اور بھلی misuse ہو رہی ہے۔ کیا حکومت کا اس ضمن میں کوئی کفایت شعاری کا plan ہے؟

جناب چیئرمین: جی وفاتی وزیر برائے خزانہ۔

Mohammed Shamshad Axtar: جناب! یہ جو bills کی aggregate amount ہے، actually it is a combination of gas, water, electricity, POL for generators where it is required and administrative control کے some other miscellaneous utilities. Federal Government میں ہے، یہ ان کے Ministries, Divisions, Departments and other official organizations کے principal ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ ان کا expense بڑھ گیا ہے۔ یہ ذمہ داری ہر منشی کے cumulative numbers کی ہے کہ وہ کوشش کرے کہ utility bills کے allocated amount کے لئے جو bills کے لئے ہوں۔ یہ صرف payment of official premises پر لاگو ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ جیسے، جیسے prices بڑھتی ہیں، ویسے، ویسے bills کی زیادہ آتے ہیں۔ اگر consumption کو control کریں گے تو ظاہر ہے کہ بل کم آئیں گے۔ ہم نے بھی یہ چیزیں analyze کی ہیں اور ایک order issue کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ اتنا excessive ہے پھر بھی سینیٹر مشتاق احمد کی بات کر کے اتنا کیوں ہے تو ہم ہر order issue کو یہ principal accounting officer کریں گے کہ وہ اسے اور زیادہ control کریں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر انجینئر خسانہ زیری۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ شاید آپ نے renewable energy کے متعلق بتانا ہے۔

سینیٹر انجینئر خسانہ زیری: شکریہ، جناب چیئرمین! جی نہیں میں پارلیمنٹ کے متعلق بات کروں گی۔ پارلیمنٹ کے بھلی اور دیگر utility bills کافی زیادہ تھے and these were reduced by almost 30 percent because of good measures of renewables and energy efficiency by the usage of LED lights. ہم نے پارلیمنٹ

Government measures کا لے اور air conditioning system halogen bulbs سے میں ہونے ضروری ہیں۔ ابھی tender کا ایک renewable energy departments میں ہے تو انہوں نے کہا کہ اتنا وقت نہیں تھا۔ We are spending more than what is required just because we do not have time for important things.

جناب چینر میں: جی ٹھیک ہے۔ جی وفاقی وزیر برائے خزانہ۔

محترمہ شمشاد اختر: یہ ایک useful recommendation ہے اور ایک ایسی recommendation کے جسے everybody knows اس کی adoption کیا جائے۔ اس کی ignore کر کر اس پر expenditure کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ اس وقت control over initial capitalization کیا گیا تو اس کی initial cost بہت زیادہ ہو گی but of course over across the board launch زیادہ ہے تو اگر اس کی planning کرے گی اور incoming Government under consideration کیوں کہ اس پر وقت زیادہ لگے گا۔

(At this moment, the Chair recognized the presence of 58 students along with their faculty members from Air University, Islamabad)

Mr. Chairman: Next Question No. 153.

(Question No. 153)

Mr. Chairman: Senator Samina Mumtaz Zehri is not present. Next Question.

Yes, Senator Mushtaq Ahmed.

(Question No. 154)

Mr. Chairman: The answer is taken as read. Is there any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں نے PSQCA کے متعلق سوال پوچھا ہے۔ PSQCA کر پشن کا بہت بڑا گزہ بن چکی ہے اور میں بار، بار ایوان میں اس طرف توجہ بھی دلوچکا ہوں لیکن وہاں ابھی تک کوئی بھی اصلاح نہیں ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ کوئی 21 کپنیاں بو تلوں میں گند اپانی تیچ کر لو گوں کو پلا رہے تھے۔ جواب میں لکھا گیا ہے کہ ان کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے۔ پاکستان میں 64 فیصد پاریاں water borne ہیں اور گند اپانی پینے کی وجہ سے ہیں۔ لوگ پیسے دے کر گند اپانی پی رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ 21 کپنیاں جو لو گوں کو بو تلوں میں گند اپانی تیچ کر پلاتے تھے، ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے اور کیا یہ ensure کیا گیا ہے کہ وہ پھر کسی دوسرے نام سے واپس مار کیٹ میں نہ آسکیں۔

جناب چیئرمین: جی وفاقی وزیر پارلیمانی امور۔

جناب مرٹھی سولکی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور و اطلاعات و نشریات): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! قابل احترام سینیٹر صاحب کا ایک سرکاری ادارے کے متعلق یہ بیان کہ یہ کر پشن کا گزہ بن گیا ہے، میرے حساب سے بہت افسوس ناک ہے۔ جاری۔ T04-24 Nov 2023

Ashraf/Ed: Mubashir

Time: 1100

جناب مرٹھی سولکی جاری۔ ایک قابل احترام سینیٹر صاحب کا ایک سرکاری ادارے کے لئے یہ بیان کہ یہ کر پشن کا گزہ بن گیا ہے، میرے حساب سے بہت افسوس ناک ہے۔ اس طرح کے الزامات بہت سے اداروں پر لگائے جاتے ہیں۔ اس سے انکار نہیں ہے کہ اداروں میں کر پشن ہوتی ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی 11 اگست 1947 کی جو پبلی تقریر تھی، اس سے لے کر جو متعدد ہماری تقاریر ہیں ان میں یہ معالم ضرور ہے لیکن اگر معزز سینیٹر کے پاس اس ادارے کے حوالے سے کر پشن کے بارے میں کوئی معلومات ہیں تو وہ ہمیں ضرور دیں تاکہ متعلقہ ادارے کے بارے میں ہم تحقیقات بھی کرائیں۔

(مدخلت)

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! provide کر دیں ہمیں دیں، ہم بھجوادیں گے۔ ٹھیک ہے مشتاق صاحب، آپ مجھے دے دیں۔ جی ٹھیک ہے جی۔

جناب مرتشی سوئی: جناب چیئرمین! جو پانی کے brands کی بات کی گئی ہے تو پانی کے 20 brands کو PCRWR نے اپنی اپریل اور جون 2022 کی سہ ماہی رپورٹ کے مطابق دوران ان کو مضر صحت قرار دیا تھا۔ ان میں صرف دو برائڈز ایسے ہیں جو اس ادارے یعنی PSQCA کے تحت رجسٹرڈ تھے جو سائنس اور ٹکنالوجی کے under licenses holders کے خلاف تو یہ products کی standard کے تک ان کی production کے برائڈز نہیں ہیں۔ ان دو برائڈزوں کے products کے تک ان کو لیا گیا کہ ان کی action کے تک ان کو گھولنا نہیں گیا۔ باقی جو بیس رجسٹرڈ نہیں تھے، وہ نقی قسم کے برائڈز تھے، صرف پانی کی بات نہیں ہے، اس ملک میں بہت سارے گروہ ہیں جو اس طرح کی مضر صحت اشیاء فراہم کر رہے ہیں، کھانے کے مختلف برائڈز بھی اسی طرح کے ہیں۔ ان کے خلاف action ضرور لیا گیا۔ جو PSQCA کا قانون ہے اس کے مطابق جو لوگ unlicensed ہیں وہ پکڑے جائیں تو ان کے لئے پچاس ہزار روپے جرمانہ ہے اور ایک سال کی سزا ہے جو عدالت کے ذریعے دی جاتی ہیں۔ جن جن لوگوں کو پکڑا گیا، ان کو سزا دی گئی ہے۔ میرے خیال میں تو یہ سزا کم ہے۔ پچاس ہزار روپے جرمانہ اور ایک سال سزا کم ہے۔ آپ ایک انسانی زندگی کو خطرے میں ڈالیں، یہ کسی انسان کو قتل کرنے کے برابر ہے بلکہ یہ man slaughter ہے لیکن یہ قانون سازی ہے بہر حال۔

جناب چیئرمین: یہ مشتاق صاحب بل لے آئیں گے۔ شکریہ جی۔ معزز سینیٹر نزہت صادق ضمنی سوال پلیز۔

سینیٹر نزہت صادق: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں مشتاق صاحب کی بات کو endorse کرتی ہوں۔ میں بھی اس کمیٹی کی ممبر تھی اور ہم اکثر دیکھا کرتے تھے کہ یہاں شکایات بہت زیادہ آتی تھیں۔ So, he is right in saying یہاں پر issues ہیں جو resolve ہونے چاہئیں۔

انہوں نے یہاں بات کی ہے کہ صرف دو کمپنیاں رجسٹرڈ تھیں اور باقی نہیں، یہ چیز بڑی alarming ہے۔ یہاں تو پھر اتنے گروہ چل رہے ہوں گے جو یہ کام کر رہے ہیں اور مضر صحت پانی عوام کو دے رہے ہیں۔ اس کے لئے کیا mechanism بنا رہے ہیں کہ اس پورے کو دیکھا جائے کہ کتنی کمپنیاں ہیں، کون کون ایسا کام کر رہا ہے۔ کوئی زیادہ stringent measures لینے کی ضرورت ہے مجھے لگتا ہے، یہ میرا سوال ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرతضی سو لگھی: جناب یہ عوامی اہمیت کا سوال ہے اور میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ گزارشات، عزت آب سینیٹر مشتاق اور محترمہ سینیٹر صاحب کے سوال کمیٹی کو بھیجا جائے جونہ صرف اس قانون کا بھی جائزہ لیں کہ کیا یہ سزا مناسب ہے اور یہ جو کرپشن کے الزامات ہیں ان کو بھی۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح ہے جی کمیٹی کو بھیج دیں۔ معزز سینیٹر مشتاق صاحب۔

(Q.No.155)

Mr. Chairman: Any supplementary:

سینیٹر مشتاق احمد: میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ سپریم کورٹ میں ایک سے لے کر بائیس گریڈ تک ملازمین کی تنخوا ہوں اور الاؤنسر کی تفصیلات کیا ہیں۔ مجھے جواب دیا گیا ہے یہ ہے کہ مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کی گئیں، ان کا انتظار ہے لیکن میری معلومات یہ ہیں کہ وہاں کے ایک ڈرائیور کی تنخواہ سینیٹ کے ممبر کی تنخواہ سے ڈبل یعنی دگنی ہے۔

ہمیں یہ تفصیلات فراہم کی جائیں کہ جو State Bank of Pakistan ہے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! ٹھیک ہے۔ اس سوال کا جواب میں بتاتا ہوں۔ مشتاق صاحب، یہ فناں کو نہیں جانا چاہیے تھا، ہم اس کا جواب Law Ministry سے لے لیتے ہیں، ہم خود اس کو بھیج دیتے ہیں۔ شکریہ۔  
اگلا سوال، معزز سینیٹر کا مرتر صاحب موجود نہیں ہیں۔

(Q.No.17)

جناب چیئرمین: اگلا سوال، معزز سینیٹر دوست محمد خان، موجود نہیں ہے۔

(Q.No.19)

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔

(Q. No.151.)

جناب چیئرمین: چلیں چھوڑ دیں، ٹھیک ہے، آپ کا ضمنی سوال کوئی نہیں ہے تو۔ شکریہ۔

Question Hour is over, Leave Applications.

### Leave of Absence

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر مصدق مسعود ملک بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر گزشتہ دس، چودہ اور سترہ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر 24 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سعید مانڈوی والا صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئیخہ 20 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر شاہزادہ حکوڑ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئیخہ 20 نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر محمد فروغ نسیم صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 30 ویں تا حالیہ 33 ویں مکمل اجلاسوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئیخہ 20 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترم جناب سینیٹر شیم آفریدی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئخہ 20 اور 21 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر شیری رحمن صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی موئخہ 14 اور 17 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئخہ 13 تا 21 نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار بیرون ملک ہونے کی بنا پر موئخہ 10 تا 17 نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اسحاق ڈار بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئخہ 7 اور 17 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد قاسم صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئخہ 2 تا 21 نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئخہ 24 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیر مین: سینیٹر پروفسر ساجد میر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج موئہ 24 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی  
درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Order No. 3, Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights... contd...T05...

T05-24Nov2023 Taj/Ed. Waqas Khan                    11:10 a.m.

Mr. Chairman: Order No. 3, honourable Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights. Who is going to move on his behalf? Mushahid Hussain Sayed Sahib, please move Order No. 3.

Presentation of report of the Standing Committee on Human Rights on a point of public importance regarding murder of Professor Ajmal Sawand in Kandhkot, Sindh

Senator Mushahid Hussain Syed: On behalf of Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights, I would like to present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Saifullah Abro on 7<sup>th</sup> April, 2023, regarding murder of Professor Ajmal Sawand in Kandhkot, Sindh.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 4, a Calling Attention Notice of Senator Mian Raza Rabbani. Yes, Raza Rabbani Sahib, please the matter.

Calling Attention Notice by Senator Mian Raza Rabbani regarding the revision of Management Position (MP) salary package

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you Sir. To draw the attention of the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs towards the revision of Management Position (MP) Salary package with effect from 1<sup>st</sup> October, 2023,

notified through O.M No.F.3 (2) R-4/2011, dated 31<sup>st</sup> October, 2023 of the Finance Division.

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضاربانی: جناب چیئرمین! ایک عجیب سی صورتحال ہے اور وہ صورتحال کچھ ایسی ہے کہ ایک طرف ہم یہ باتیں سنتے چلے آرہے ہیں اور یہ دیکھ رہے ہیں کہ آئی ایم ایف کے کہنے پر بھلی، گیس کے نرخ بڑھائے جا رہے ہیں، subsidies ختم کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کے غریب اور محنت کش عوام کو کچلا جا رہا ہے۔ دوسری طرف یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ حکومت کی شاہ خرچیاں کسی طرح بھی ختم نہیں ہو رہیں۔

Can I, through you, request the honourable Leader of the House?

جناب چیئرمین: دو دوستوں کے درمیان میں نہیں آنا چاہتا۔ جی۔

سینیٹر میاں رضاربانی: دوسری طرف یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ حکومت کی شاہ خرچیاں اور جسے کہا جائے کہ elite classes میں بھی اب پیدا ہو گئی ہیں۔ There is an elite, there is a ruling elite and there is an elite of the elite۔

”ان کی تنوہا ہیں اور مراجعات اس حساب سے بڑھائی جا رہی ہیں کہ اس کا کوئی حساب ہے ہی نہیں۔“

جناب چیئرمین! سب سے پہلے اگر میں آپ کی توجہ اس طرف دلوائیں کہ پاکستان کے ایک عام مزدور کی تنوہ اور اس کے comparison میں اگر ہم دیکھیں، اس کی basic salary rupees 32,000 average کی figures کو دیکھیں، اب آپ صرف 32,000 روپے، جو elite class supporters کے لیے تیار نہیں ہے۔ المذا کرنے میں ناکام ہے۔ یہ 32,000 روپے بھی عام مزدور کو دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔

this minimum salary is only on the statutes and is not practically implemented.

جناب چیئرمین! اگر ہم اوسط پر جائیں تو 15-BPS-01 to BPS-05 کی average کو دیکھیں، اب آپ صرف 14,390 روپے ہے۔ آج کل 14,000 روپے۔ The جائیں: initial/basic salary of BPS-05 to BPS-15 is rupees 22,840. The Basic Pay جس پر بہت چرچا ہوتا ہے۔ جس پر اگر ایک ٹیڈی پائی بڑھائی دی جائے تو شور جاتا ہے۔

The basic pay of a Senator and of an MNA is rupees 150,000.

جناب چیئرمین! یہ پاکستان کے عام شہریوں کی صورت حال ہے۔ ابھی وزارت خزانہ نے جو کیا ہے، اس میں MP-I, MP-II اور MP-III کی تجویزیں بڑھائی گئیں بلکہ ان کے Utility Bills اور House Rent بھی بڑھادیے گئے ہیں۔

Now look at it and you will be shocked. I was shocked Mr. Chairman,

خاص طور پر میں BPS-01 to BPS-15, 14,000 کروپیڈاں کے initial salaries in juxtaposition to the ہے روندے وہ آپ کو کرتے ہیں monthly take home begins from 554,600/= that is the basic salary. The House Rent and Utilities and 8 with a terminal amount of 699,250 per month. This would now go up, یہ پہلے تھا۔ اب یہ 8 لاکھ روپے سے 10 لاکھ روپے میلانہ ہو گی۔

جناب چیئرمین! کہاں 14,000 روپے اور کہاں 8 لاکھ روپے سے 10 لاکھ روپے بنیادی تجویز۔ اس کے علاوہ the officers of this grade would also be drawing 95,910 per month for transport monetization allowance. Taking the revised monthly package between rupees 900,000 to کی تجویز بن رہی ہے۔ یہ 110,0000.

MP-II کی تجویز 255,000 روپے تھی اور اس کی higher size rupees 413,000 روپے تھی۔ اب یہ کرے گی monthly monetization allowance یعنی تقریباً rupees 300,070 to 500,099 ہے allowance rupees 77,000

rupes 1,658,000, this would be کہ یہ figure میرا خیال ہے کہ یہ MP-III, کے بعد Revision کے بعد go up to 2,337,000 per month.

Rupees 2,400,000 to 3,300,000.

جناب چیئرمین! کہاں 14,000 روپے جو BPS-01 کا ایک ملازم لے رہا ہے اور کہاں elite of the elite, cream of disparity ہے۔ اگر یہ 3,300,000 سے 2,400,000, the cream?

سینیٹر میاں رضا ربانی: (جاری---) اگر یہ disparity نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ جناب چیرین! اگر اس میں دیکھا جائے تو total budget for the year ۲۰۲۲-۲۳ میں انہوں نے ابھی ہوا، اس میں انہوں نے question answer 16 lacs salaries annexure-D میں جو دی ہیں وہ total expenditure of 39 lacs maximum ہے اور minimum the Senate in terms of salaries of the Senators is only rupees one hundred and 45 civil million, کہا جاتا ہے سینیٹ یا پارلیمنٹ سارا پیسا کھا گئی ہے، look at this، پیسے پارلیمنٹ نے کھائے ہیں یا پیسے پارلیمنٹ کی کھاری ہے؟ What is the justification bureaucracy کہانی اور کھاری ہے؟ کھاری کے NFC کی وجہ سے ہو رہا ہے وفاقی حکومت کے پاس پیسے پھر جناب چیرین! They have the audacity to say! کہ یہ سارا کچھ کی وجہ سے ہو رہا ہے وفاقی حکومت کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ آپ 24 لاکھ روپے سے لیکر 33 لاکھ روپے تک ایک آدمی کو salary دیں گے تو وفاقی حکومت کے پاس پیسے کہاں سے آئیں گے؟ کہتے ہیں صوبے پیسے لیکر گئے ہیں، وفاقی حکومت پیسے کھا گئی۔ جناب چیرین! اور کہتے ہیں resource allocation ہونا چاہیے، اگر کی بات ہے تو وجود وفاقی بجٹ ہے اس سے 20% یا 20 سے تھوڑا حصہ defence میں جاتا ہے۔ 200 ارب روپے جو 18 ویں ترمیم کے تحت جو وزارتیں devolved ہوئیں، ان پر اس وقت 200 ارب روپے استعمال ہو رہے ہیں، یہ سارا پیسا وفاق صوبوں کا usurp کر رہا ہے اور یہ کہتے ہیں resource reallocation ہونی چاہیے، resource reallocation کے لئے چاہیے and that reallocation should be in the Federal Government and not in the provinces. جناب چیرین! یہ کہانی یہاں پر ختم نہیں ہوتی، میرا ایک اور Calling Attention Notice پڑا ہوا ہے، اس میں who are getting pension abroad، یعنی more than 164 civil and military retired officers this is a country which is starving for dollars، this is a country which is starving 164 and above کی عیاشی ختم نہیں ہوتی اور ”Federal Government for foreign exchange what is the pension abroad“ میں foreign exchange لے رہے ہیں، لوگ pensioners بیٹھے ہوئے

جناب چیئرمین! NFC تام پسے کھا گئے، صوبے تام پسے کھا گئے، justification for this? there is no NFC last ہوا تھا وہ ڈار صاحب نے کیا تھا، اس کے بعد NFC نے کم نہیں ہو گا اور جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر میاں رضار بانی: اگر وفاق نے اپنی شاہ خرچوں پر control کی کی تنخوا ہوں نہیں کیا، اس طریقے سے civil bureaucracy کی تنخوا ہوں کیا اور یہ بات چلتی رہی کہ resources reallocation ہونے چاہیے تو میں آج اس ایوان سے بات کہہ رہا ہوں اور پھر یہ چاروں صوبوں سے اور بالخصوص تینوں چھوٹے صوبوں سے یہ بات اٹھے گی کہ پاکستان ایک participatory federation کی کیں گے اور ایک participatory federation میں صوبے یہ collect کریں گے اور وفاق اپنا بل صوبوں کو دے گی اور صوبے اس بل کو check کر کے، جہاں پر وفاق کو دینا ہو گا وہاں دیں گے۔ اگر آپ resource کی بات کرتے ہیں تو، than we will go to this stand reallocation شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: وفاقی وزیر برائے خزانہ۔

(مدخلت)

جناب چیئرمین: جی جناب بعد میں، جناب قائد ایوان صاحب۔

Senator Muhammad Ishaq Dar, Leader of the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): شکریہ، جناب چیئرمین! (عربی) میرے معزز بھائی، دوست former Chairman, Raza just wanted to put the record straight, yes I did NFC میں نے کیا تھا، last NFC میں نے کیا تھا، Rabbani join the Federal Cabinet in 2008 as a Finance Minister we left the coalition government around May-2008 تھیں، Governor State Bank صاحبہ because I don't want to go in details, there was one point agenda and the

جواب وقت condition that the government within four weeks will restore the judiciary since that could not be delivered, there were one extension, house arrested there were another extension, after that we left the government. NFC December 2009 میں ہوا تھا، اس وقت شوکت ترین صاحب تھے اور I did assist that, you know Yousif Punjab Raza Gillani صاحب کی صوبوں کی پوری ٹیم ultimately because NFC یہ ہاں پر تھے اور یوسف رضا گیلانی صاحب اس وقت کے وزیر Government was the host 8% war on NFC related issues resolution یہ ہو چکا تھا کہ اعظم تھے اور اس وقت NFC تھے وہ حل نہیں ہوئے تھے، ایک it was *stricto sensu* is not part of the NFC subject. اس پر معاملہ ہو چکا تھا اور ایک گیس کی royalty کے بارے میں تھا باتی ساری NFC ہوا تھا۔ We tried to up, ظاہر ہے اس وقت بھی حکومت نے we just want to put on record that I assisted Punjab Government and the team جو جناب یوسف رضا گیلانی صاحب نے صوبوں کی setup کی تھی لیکن the final signatory انہوں نے مجھے invite بھی کیا، یوسف رضا گیلانی صاحب نے ایک stamp بنائی، اگر ان کو یاد ہو، انہوں نے جا کر گودادر میں sign کیا تھا اور وہاں stamp بنی تھی۔ اس وقت میں نے مذکورت کی تھی مجھے invitation ملی تھی لیکن یہ مناسب نہیں تھا کہ میں اس وقت پر، اس event میں join کروں بہت شکریہ۔

(مدخلت)

جناب چیئرمین: مہربانی کر کے تشریف رکھیں، وزیر خزانہ نے reply کرنا ہے۔

(مدخلت)

جناب چیئرمین: Calling Attention ہے، جی وزیر صاحب۔

Madam Shamshad Akhtar, Federal Minister for Finance

میڈم شمشاد اختر (وفاقی وزیر برائے خزانہ): شکریہ جناب چیئرمین! معزز سینیٹر صاحب کی جو queries ہیں، اس کے لیے کچھ additional data چاہیے ہوگا لیکن ابھی میں جو submission کروں گی، اس کو ہم پھر qualify بھی کر سکتے ہیں، if its civil service ہے what is the rationale for the MP category needed. training is in a very different manner in the government now there is an increasing demand in a category میں ہے اور اس وقت یہ possible نہیں ہے کہ overnight we try to have a different cadre of professionals کی تھی تاکہ ایسے devise MP scales policy actually 1998 civil service, private sector میں لا یا جائے کہ جیسے وہاں پر وہ top management position ے private sector کو public sector " " and adding to the profitability and productivity aچھا کام کر رہے ہیں sector کو help کریں۔---  
T07-24 Nov, 2023 Rizwan/Ed:Waqas 11.30 a.m.

محترمہ شمشاد اختر: (جاری---) pay packages کے MP Scales holders میں مختلف وقت میں کیے گئے revised last revision 2017 میں ہوئی ہے۔ یہ سارے packages میں ہیں، ان کو last revision 2007, 2012, 2016 and 2017 with the approval of the leadership of that time کی گئی ہیں ان تمام کی revision announce وقاریں تو فانس ڈویشن نے اُس last note کو notify کیا گیا وہ 14<sup>th</sup> July, 2017 میں ہوا تھا اور اس میں شامل کیا گیا تھا کہ اس مدد میں اگر future based basic pay packages 2017 میں ہوا تھا اور اس میں شامل کیا گیا تھا کہ اس مدد میں اگر revised in proportion to the revision in the basic pay of the civil servants as a result ہوں گے 14<sup>th</sup> July, 2017 میں ہوا تھا اور اس میں شامل کیا گیا تھا کہ اس مدد میں اگر changes کی جو کہ result of the basic pay scale 2022 میں ہوئے ہیں، اس میں increase کی گئی ہے جو کہ تقریباً 48% کے لگ بھگ بنتا ہے۔

جناب! میں بتانا چاہتی ہوں کہ اسی basis پر جو process of revision of MP scales 2002 کو July, 2022 میں کیا گیا تھا initiate ہوئے تھے تو اس مد Civil Servants, pay scales in July, 2022 revised جب soon after کیا گیا تھا under consideration رہا، کافی وقت کے لیے، اور finally اس میں جو process of increase ہے یہ فناں ڈویژن میں 48% rise کا ذکر کیا، اس کا formal summary MP scales میں کیا گیا تھا اس کو ایک Cabinet and Establishment were also taken on board as the custodian of منظور کیا گیا تھا اور the MP Scales, overall custodian Establishment Division کے اس کا ذکر ہے۔

جناب! اُس وقت کے اس مد میں increase کیا اور پھر اس کو Prime Minister نے approve کیا گیا تو اس کا limit 45% کیا گیا جو House Rent, Utilities of the MP 45 % of the basic pay scales کیا گیا جو اس میں علاوہ ازیں، اس میں minimum level of the MP-Scales کو collate کیا گیا۔ اب موجودہ، اس وقت جو levels ہیں تو اس میں جو اُن تمام کو اگر آپ کے ساتھ اُس کو share کروں تو اُس وقت اس مد میں جو minimum level اگر آپ دیکھیں گے کیا گیا تو اس میں ان کا جو level 181500 maximum تھا اور پھر اس کے بعد دوبار جب اس کو 2017 میں تھا تو 127000 بنتا تھا۔ اس میں ان کا جو level 1184230 maximum اور جو 1184230 House Rents and increments کی مد میں اس کی utilities modest level اگر آپ پر ہیں دیکھیں پچھلے کچھ سالوں میں تو آپ دیکھیں گے جو 1- MP ہے اور اس کے درمیان ایک اور 2- MP بنتا ہے لیکن in interest of time میں اس کی بات آپ کو share کر لوں کہ اس میں ابھی 2023 کو جو revise ہے اس مد میں minimum increments تو 629,230 کا بنتا ہے اور اس میں دیا گیا تھا 47,850 اور اس وقت جو maximum ہے وہ 772,000 and 780,000 increment کا اور اس کے درمیان ایک House Rent and Utilities کو شمار کیا جائے تو پھر definitely تھوڑا بڑھ جاتا ہے۔ اگر اس کو ہم دیکھیں کوئی کافی increment کی مد میں کوئی نہ گھر خصوصاً اسلام آباد میں بہت expensive ہو چکے ہیں۔

جناب! میں آپ سے گزارش کروں گی کہ اس میں اضافے کی کیوں ضرورت پڑھ رہی ہے کیونکہ we are living in a different world کے طور پر اور جبکہ پہلے جب generalist کیا تھا تو اُس وقت ان کو employ civil servants کو چلانے کے لیے اب اگر ہم دیکھیں تو اس وقت نئے نئے subjects میں ہیں، energy government machinery فناں میں بہت سارے معاملات ہیں جو کہ demands different technically کے ہیں اور ہماری demands کے ہیں اور اس کا rationale over the years ہوا ہے اور اس کا rationale کیا گیا تھا اور یہ تمہاری ہے۔ I am not trying to defend it category کی وجہ سے یہ بنائی گئی تھی، ہم گورنمنٹ کو modernize کریں تو اُس کی وجہ سے یہ ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Calling attention notice is disposed of. Order No.5, calling attention stands in the name of Senator Mushtaq Ahmed. He may please raise it.

#### Calling Attention Notice by Senator Mushtaq Ahmed regarding the present situation in Gaza

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین، شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے اسرائیلی مقبوضہ افواج کی جانب سے غزہ کی زیستی، سمندری اور فضائی راستوں کے محاصرے اور بے گناہ فلسطینیوں کو قتل کرنے اور رہائشی یونٹس، سکولوں، ہسپتاں، مساجد اور مہاجرین کمپیوں پر فاسفور ش بم گرانے جو کہ بدترین دہشت گردی ہے اور بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے کی جانب وزیر برائے خارجہ امور کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: توجہ آپ ہی کی طرف ہے جی۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں آپ کی اجازت اور تعاون سے ایک ذاتی initiative اور ذاتی دورے پر مصر گیا اور میں نے دو ہفتے وہاں قیام کیا۔ اس میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سینیٹر سیکرٹریٹ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے دورے کا مقصد یہ تھا کہ میں غزہ بارڈر، رفح کراسنگ تک جاؤں اور ممکن ہو تو میں غزہ تک بھی تک جاسکوں تاکہ اظہار ہمدردی اور اظہار پیغامی کروں، پاکستانی قوم کی طرف سے اور ان کا حوصلہ بڑھاؤں

- میں غزہ بارڈر تک تو جاسکا، proper border تک تو نہیں پہنچ سکا لیکن اُس کے قریب ترین ضرور پہنچا۔ میں غزہ میں داخل نہیں ہو سکا اور وہاں داخلے کی اجازت نہیں مل سکی۔

جناب! میں جب مصر گیا تو یہاں میں مصر کا کچھ نہ کہ ضرور کروں گا اور پھر آج کی صورتحال خصوصاً حالیہ معاهدے اور اس کے بعد کی صورتحال پر وزیر خارجہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ عالم عرب میں بد قسمتی سے کوئی جمہوری حکومتیں نہیں ہیں اور اُس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اُن کو صرف اپنے dentist کے سامنے منہ کھولنے کی اجازت ہے اور کہیں انہیں منہ کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ میں تقریباً دو مجھے وہاں پر رہا اور کسی جگہ پر کوئی جلسہ، کوئی جلوس اور کوئی مظاہرہ جو کہ یورپ میں ہو رہا ہے، مغرب میں ہو رہا ہے، ایسا میں نے وہاں پر نہیں دیکھا۔ صرف مساجد کے اندر جسری نمازوں میں، حلوت نازلہ پر مصر کے عوام، اس وقت گزارہ کر رہے ہیں۔ میں یہ ضرور چاہوں گا کہ جو Ambassador Sajid Bilal ہیں، میں اُن کا شکردا کروں، وہ ایک بہت اہم محاذ پر، بہت اہم موقعے پر، وہ ایک بہت talented person ہیں اور وہاں United Nation پر موجود ہیں اور اُن کی دیگر ٹیم، وہ تمام بھرپور طریقے سے کوشش کر رہے ہیں اور انہی کی کوششوں سے وہاں پر Egyptian Relief Works Agency for Palestinian Refugees، Chief Red crescent Chief سے اُن کے دفتر میں میری ملاقات ہوئی اور بہت قیمتی معلومات سمجھے اُن سے ملیں۔

میں اپنے اس سفر میں صحرائے سینہ میں رہا، کچھ دنوں کے لیے اور رُفخ کراسنگ کے قریب بھی گیا اور ویسے تو وہاں قیمتی نوادرات ہیں لیکن ظاہر ہے میں غزہ کے لیے گیا تھا اور میرے ذہن میں وہی چیزیں تھیں تو میں صرف صحرائے سینہ میں کوہ طور پر جاسکا، صحرائے سینہ میں اور میں وہاں جمع کے دن گیا یہ جگہ تقریباً 6 kilometre کی بڑھائی پر وہ جگہ ہے جہاں پر حضرت موسی نے چالیس دن اور چالیس راتیں گزاری تھیں۔ میں نے وہاں پر سورت الکھف پڑھی اور دعائیں کیں، پاکستان کے لیے بھی لیکن باقی رُفخ کراسنگ تک مجھے رسائی نہیں مل سکی۔

جناب چیئرمین! ایک چیز وہاں پر یہ ہوئی کہ جب میں وہاں پر تھا تو رُفخ کراسنگ کے قریب ایک air strip بنایا ہے جو کہ al-arish سے آگے کی جگہ بنتی ہے تو اُس جگہ پاکستان کا ایک سامان کا جہاز آیا 90 ٹن کا سامان اور وہ میں نے receive کیا، میرے ساتھ وہاں پر Deputy Ambassador بھی موجود تھے اور پاکستانی قوم، پاکستانی حکومت کی طرف سے، پاکستانی ریاست کی طرف سے، اُس جہاز کا تمام سامان ہم نے Red Crescent کے حوالے کیا کہ وہ اُسے غزہ پہنچا سکیں۔ مجھے یہ جان کر دکھ ہوا کہ کوئی بھی سامان جو غزہ جا رہا، وہ سامان

بہلے اسرائیل جاتا ہے۔ اسرائیل اس کی چینگ کرتا ہے، اس کی scanning کرتا ہے اور جب اسرائیل ان تمام تر مراحل کے بعد اس سامان کے داخلے کی منظوری دیتا ہے تو پھر واپس آکر رنگ آکر غزہ جاسکتا ہے۔ مجھے Egyptian Red Crescent نے بھی اور United Nations کے Chief Nations کے بھی بتایا کہ surgical instruments اور ایسے دیگر chemicals جس میں لوہا ہوتا ہے اُن آلات کو بھی اسرائیل، فلسطین میں داخلے کی اجازت نہیں دیتا تو یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ پوری Muslim World OIC اسرائیل کی اجازت کے بغیر اپنے فلسطینی بھائیوں کے لیے ایک گھونٹ پانی کا بھی نہیں پہنچ سکتے یہ ایک بہت افسوسناک صورتحال ہے۔ جو غزہ کی صورتحال ہے جو ہمارے سامنے ہمارے آرہی ہے جس کو Hell on the earth United Nations نے a کہا ہے اور غزہ کے ہسپتالوں کو graveyard of the children فلسطینی قرار دیا ہے اور گزشتہ چند ہفتوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر دس منٹ میں غزہ کے اندر ایک بچے کو قتل کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ اعداد شمار جو کہ latest کے ہیں کہ اس وقت تقریباً سات ہزار لوگ مبلغ کے نیچے ہیں، یہ تمام اعداد شمار United Nations کے جاری کردہ ہیں اور تقریباً چھ ہزار بچے قتل ہوئے ہیں، اس میں تقریباً چار ہزار عزت مآب خواتین قتل ہوئی ہیں، تقریباً پانچ ہزار مرد قتل ہوئے ہیں، دو سو پانچ میڈیکل سٹاف کے لوگ قتل ہوئے ہیں اور 64 کی تعداد میں journalists میں قتل ہوئے ہیں۔ غزہ میں 36 میں سے 35 جو ہسپتال ہیں وہ تقریباً تباہ ہو چکے ہیں لیکن وہاں پر جو مجھے جو information ملی وہ اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ مجھے بتایا گیا، کہ کم از کم پچاس ہزار لوگ قتل ہوئے ہیں جو 70% عمارتیں تباہ ہیں، اُن تمام عمارتوں کے مبلغ میں لاشیں موجود۔۔۔ (آگے جاری۔۔۔ T8)

T08-24 NOV 2023                   IMRAN/ED: MUBASHIR      11:40 A.M.

سینیٹر مشتاق احمد: (۔۔۔ جاری ہے۔۔۔) ان تمام عمارتوں کے مبلغ تلے لاشیں موجود ہیں۔ اور تقریباً ایک لاکھ لوگ زخمی ہیں۔ مجھے ایسی تصاویر دکھائی گئی ہیں جس میں اسرائیلی آرمی قیدیوں کو لاتے ہیں، بڑی بڑی قبریں کھودتے ہیں، زندہ لوگوں کو اس میں اتار کر قتل کر دیتے ہیں اور اجتماعی طور پر ان کو دفن کر دیتے ہیں۔ جو ہم نے دوسری جنگ عظیم میں Nazis کے ہاتھوں holocaust دیکھا ہے، اسی طرح غزہ کے لوگوں کا ایک holocaust اس وقت اسرائیل کے ہاتھوں جاری ہے۔

چیئرمین صاحب! میں اس موقع پر حماس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے professionalism کا مظاہرہ کیا ہے اور urban guerrilla warfare کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ جس طرح انہوں نے پوری دنیا کے سامنے مزاحمت کی، خود western

کہہ رہے ہیں کہ tanks become sitting ducks اور اسرايیلی فوجی کہہ رہے ہیں کہ we are fighting tanks کہ ہم جنات سے لڑ رہے ہیں۔ اور جتنے ان کے ghosts اور باقی بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو چکی ہیں وہ ان کی اب تک کی جنگوں میں تباہ نہیں ہوئی ہیں۔

تو ایک جنگ تو غزہ میں ہے، theatre of war لیکن ایک جنگ پوری دنیا میں ہے۔ اور وہ پورے دنیا میں جو جنگ وہ بھی فلسطین جیت رہا ہے بالکل اسی طرح جس طرح فلسطین غزہ کی جنگ جیت رہا ہے۔ یہ جنگ جو باقی دنیا میں ہے یہ sports grounds میں ہے، جیسے ہم نے کرکٹ کے عالمی کپ میں دیکھا، جیسے ہم نے ٹینس کے ٹورنامنٹ میں دیکھا، سفارتی مخازن پر بھی اور اس موقع پر میں پاکستان کی فنکار شیما کرمانی کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ انہوں نے جس طرح ایک تقریب میں فلسطینیوں کے حق میں آواز اٹھائی، میں سمجھتا ہوں کہ اس جنگ میں یہ پورے انسانوں کی شمولیت ہے۔

چیزِ میں صاحب! اسی طرح جو مظاہرے west میں ہو رہے ہیں ان میں سے کوئی ایک مظاہرہ بھی political party نہیں کر رہی۔ یہ خود spontaneous response ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ چو میں گھنٹے، 24 hours لوگ مظاہرے کر رہے ہیں۔ یہ بہت بڑی چیز ہے۔ آپ Twitter پر دیکھ لیں، social media پر دیکھ لیں کہ اسرايیل کے حق میں چند کروڑ اور حماس، فلسطین اور غزہ کے حق میں اربوں لوگوں ایک بھرپور social media campaign اور مظاہروں کا سلسلہ west چلا رہا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ اس سے باقی جو جنگ ہے وہ بھی فلسطین اور غزہ جیت رہا ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ فلسطینیوں کی حمایت میں جو سورج ہے وہ مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہو رہا ہے۔ وہاں پر ایک بہت طاق تو آواز sports سے، showbiz سے، social media اور political circuits سے بلند ہو رہی ہے۔

چیزِ میں صاحب! میں Bolivia, Columbia, Brazil, South Africa اور ایک چھوٹا سا ملک ہے Baileys ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت کچھ ممالک ایسے ہیں جن کی آبادی چند لاکھ ہے لیکن انہوں نے اسرايیل کے خلاف بہت strong reaction دیا ہے جو کہ عالم اسلام نے نہیں دیا، ہم نے نہیں دیا۔ آپ دیکھیں کہ South Africa کی پارلیمنٹ نے اسرايیلی سفارت خانہ بند کرنے کی قرارداد منظور کی اور ان کے صدر نے اس کو endorse بھی کر لیا۔ اور ان کے وزیر خارجہ Netanyahu کی گرفتاری کا مطالبہ بھی

کر رہے ہیں۔ یہ مطالبه ابھی تک OIC کے platform سے نہیں آیا۔ میں ان مالک کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جو یہ کام کر چکے ہیں وہ بد قسمتی سے OIC ابھی تک نہیں کر سکی۔

اب جو معاهدہ ہوا ہے اس میں ایک مسئلہ ابھی منظر عام پر آیا ہے وہ حماس اور غزہ کی فتح ہے۔ آپ دیکھیں کہ جو کام OIC نہیں کر سکی چیز محاصرہ ختم کرنا، وہ انہوں نے کر دکھایا۔ حملہ روکے جائیں، وہ انہوں نے کر لیا۔ قیدیوں کو رہا کیا جائے، وہ انہوں نے کر دکھایا۔ ایندھن، خوراک اور ادویات کی ترسیل کی جائے، وہ انہوں نے کر لی۔ یعنی جو کام international community and OIC نہیں کر سکی ہے وہ کام حماس نے کر دکھایا ہے۔ تو میں حماس کو، غزہ کے لوگوں کو اور بالخصوص ابو عبیدہ کو، جو کہ امت کا ایک نیا سپر ہیر ہے، ان تمام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

میں اپنی بات کو سمجھتے ہوئے آخر میں وزیر خارجہ سے چند مطالبات بلکہ اس فورم پر درخواست اور اپیل کرتا ہوں کہ، اول یہ کہ پاکستان کیوں نہیں کر رہا؟ اگر active diplomacy Brazil, Bolivia, Columbia and South Africa کے ذمہ پر جیسا موقف کیوں دے رہا؟ پاکستان کیوں خاموش ہے؟ پاکستان کیوں غائب ہے؟ پاکستان دہشت گرد کو دے سکتے ہیں تو پاکستان کم از کم ان جیسا موقف کیوں نہیں دے رہا؟ پاکستان International Criminal Court میں کیوں نہیں جا رہا؟ ہم اگر یہ سب کچھ نہیں کر سکتے تو کم دہشت گرد کیوں ہکھہ رہا؟ پاکستان کو فون تو کر سکتے ہیں۔ وزیر داخلہ صاحب! کم از کم انہیں فون کر کے شکریہ تو ادا کر لیں کہ جو کام ہم نہیں کر سکے، جو بات ہم نہیں ہکھہ سکے وہ آپ لوگوں نے کر بھی لیا اور ہکھہ بھی دیا۔ مجھے پاکستان کی کی سمجھ نہیں آرہی۔ ایک بات تو یہ ہو گئی۔

دوسری بات یہ کہ اب پاکستان کو یہ کرنا چاہیے کہ جو ceasefire ہوا ہے، اس کو ہر صورت میں extend کروانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔ OIC کے platform سے ایک ایسی طاقتور offensive diplomatic efforts ہونی چاہیے کہ جس سے یہ ceasefire extend ہو جائے۔ جو کام آپ نہیں کر سکے وہ انہوں نے کر دیا۔ اب یہ extend ہو ناچاہیے۔

چیزِ میں صاحب! دیکھیں ہم یہ تو کر سکتے تھے کہ پاکستان اعلان کرتا کہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم تمام زخمیوں کو airlift کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ ہمیں اس کام کی کوئی بھی اجازت نہیں دیتا لیکن اس سے اظہار ہمدردی تو ہو جاتی اور آپ کی طرف سے بیک جھنی کا اظہار تو

چلا جاتا۔ آپ Jordan اور مصر کے Sinai Desert hospital field میں قائم کرنے کی بھرپور طریقے سے بات کریں اور اس مقصد کے لئے مصر، Jordan and UN کے ساتھ بھرپور کوشش کریں۔

چیئرمین صاحب! اس کے ساتھ ساتھ آپ Jordan and Egypt سے بات کریں کہ ہمارے ساتھ دو ہزار ڈاکٹروں نے رابطہ کیا ہے کہ وہ وہاں جانا چاہتے ہیں۔ مختلف fields سے تعلق رکھنے والے بہت سے professionals وہاں جانا چاہتے ہیں۔ آپ Jordan سے بات کریں، آپ مصر سے بات کریں، آپ United Nations سے بات کریں کہ ہمارے ڈاکٹرز، ہمارے specialists اور میڈیکل سٹاف آنا چاہتے ہیں اور آپ کو support کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کی طرف سے ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔

ایک اور چیز، میں سمیٹ رہا ہوں جتاب، یہاں foreign exchange کا issue ہے کہ کوئی ایک وقت میں پر ون ملک پانچ ہزار ڈالر سے زیادہ نہیں لے کر جاسکتا۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ اس وقت پاکستان کی NGOs سامان بھیج رہی ہیں، ہوائی جہاز سے بھی اور بحری جہاز سے بھی۔ تمام NGOs نے آپس میں مل کر ایک تنظیم بنائی ہے۔ تو ان کو آپ NDMA کی نگرانی میں ایک one time استثنہ دے دیں تاکہ کوئی misuse ہونے ہو سکے۔ آپ پاکستان کی NGOs کو یہ اجازت دے دیں کہ وہ فلسطینیوں کی relief activities کے لیے ڈالر پاکستان سے باہر لے کر جاسکیں۔

چیئرمین صاحب! اسی طرح میں یہ عرض کرتا چلوں کہ جو صدر صاحب کا بیان آیا ہے اس سے ہمیں بہت دکھ ہوا ہے۔ اسی طرح وزیر اعظم صاحب کا بیان تھا two states کا۔ آج پھر Dawn اخبار میں صدر صاحب کا بیان آیا ہے، دیکھیں اب ہمیں one state and two states کی گردان چھوڑ دینی چاہیے۔ اس وقت پوری دنیا بالخصوص مغرب فلسطین کی حمایت میں اسرائیل کے خلاف کھڑی ہے اور اس کو دہشت گرد قرار دے رہا ہے۔ یہ جو one state and two states کا نظریہ اور گردان ہے، یہ حماس نے اور غزہ کے لوگوں نے دفن کر دیا ہے۔ اس کی گردان بالکل چھوڑ دینی چاہیے اور اس وقت فلسطینیوں کی اور فلسطین ریاست کی بات کرنی چاہیے اور یہ قائد کی پالیسی بھی نہیں ہے۔ اس دن بھی نگران وزیر خارجہ نے کہا کہ 1947 سے پہلے کی سرحدات، یہ نہ تو قائد کی policy ہے، نہ یہ اقبال کی one state and two states کی گردان بالکل بند ہونی چاہیے اور اس کی کسی پاریمان سے منظوری لی گئی ہے۔ اس وقت policy کی گردان بالکل بند ہونی چاہیے اور اس وقت صرف فلسطینیوں کی مدد کریں، غزہ کے لوگوں کی مدد کریں اور اسرائیل کے مظالم اور دہشت گردی کا پر چار کریں۔

میں یہ درخواست کرتا ہوں اور آپ سے ایک کرتا ہوں کہ جو چار پانچ مطالبات میں نے کیے ہیں آپ اس پر actively کام کریں۔ یہ پاکستان کے عوام کے جذبات کی ترجمانی ہوگی۔ اس وقت پاکستان کے عوام پریشان ہیں کہ حکومت ہمارے جذبات کی ترجمانی نہیں کر رہی۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Foreign Affairs, please.

Mr. Jalil Abbas Jilani, Minister for Foreign Affairs

جناب جلیل عباس جیلانی (وزیر خارجہ): چیئرمین صاحب! سینیٹر مشتاق صاحب نے فلسطین اور غزہ کی جس قسم کی منظر کشی کی ہے، وہاں پر صورت حال واقعی بہت گبیھر ہے۔ وہاں غزہ میں 7 اکتوبر یعنی پچھلے ڈیڑھ ماہ سے جس قسم کی تباہی ہوئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی مثال بالکل اسی طریقے سے ہی جس طریقے سے 1948ء میں Nakba کے وقت جو صورت حال develop ہوئی تھی۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ وہاں تقریباً پندرہ ہزار سے زیادہ شہادتیں ہو چکی ہیں۔ (جاری ہے)

T09-24Nov2023    Tariq/Ed: Waqas.    11:50 am

جناب جلیل عباس جیلانی۔۔۔ جاری۔۔۔ جناب چیئرمین! اس وقت صورت حال یہ ہے کہ وہاں پر تقریباً 15000 سے زیادہ شہادتیں ہو چکی ہیں۔ 40000 کے قریب وہاں پر زخمی ہیں اور تقریباً سارا کام سارا غزہ تباہ ہو چکا ہے، وہاں کی تمام عمارتیں تباہ ہو چکی ہیں۔ ابھی recently UNRWA کے head سے ہماری بات چیت ہو رہی تھی تو انہوں نے بتایا کہ وہاں پر 37 کے قریب medical facilities تھیں جو کہ غریب، مخصوص اور زخمی لوگوں کی تیارداری کے لیے قائم کی گئی تھیں وہ بھی تباہ ہو چکی ہیں۔ United Nations کے بے شمار workers جوان ہسپتاوں میں کام کر رہے تھے اس میں ان کی بھی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس صورت حال کے بارے میں سمجھتا ہوں اور جس طرح سے انہوں نے فرمایا کہ یہ war crime ہے جو Israel commit کر رہا ہے اور پاکستان نے اس چیز کا بارہا مرتبہ کہا ہے کہ اسرائیل war crime کا ذمہ دار قرار دینا چاہیے۔ پاکستان ان چند ماںک میں سے ہے جنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ایک genocide ہے جس کا اسرائیل مرتكب ہو رہا ہے۔ Situation ایسی ہے کہ جس پر ساری دنیا کی توجہ ہوئی چاہیے۔

ابھی recently ریاض میں ہماری فلسطین کے صدر محمود عباس صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جس طریقے سے انہوں نے وہاں کی منظر کشی کی، اسے سننے کے بعد آدمی کافی دنوں تک صحیح طریقے سے سو بھی نہیں سکتا ہے۔ محمود عباس صاحب نے فرمایا کہ خاندان

اس جنگ میں شہید ہو چکے ہیں۔ لاکھوں اور ہزاروں کی تعداد میں بچے یتیم ہو چکے ہیں۔ ان کی ماں میں ہیں، نہ ہی ان کے باپ ان کو look after کرنے کے لیے ہیں اور نہ ہی ان کی سرپرستی کرنے کے لیے ان کے کوئی رشتہ دار باقی بچے ہیں۔ وہاں پر اس طرح کی صورت حال بنی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ کچھ حقائق بھی ہیں مثلاً اس وقت تک ایک معاهدہ کی سینیٹر مشتاق صاحب نے بات کی، اس کے تحت تقریباً Israeli prisoners 50 کو حماس رہا کرے گا اور اسرائیل 150 کے قریب فلسطینیوں کو رہا کرے گا۔ اس وقت حماس کے پاس اسرائیل کے ٹوٹل قیدیوں کی تعداد 250 ہے اور 7200 فلسطینی قیدی اسرائیل کے پاس ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت حال کے بعد، اتنی تباہی کے بعد، اتنی شہادتوں کے بعد مشرق و سطی کی صورت حال کیا ہو گی۔ جناب چیئرمین! جس طرح مشرق و سطی میں OIC نے اور جنے بھی اسلامی ممالک بشمول پاکستان کے جس طرح کا pressure international community اسرائیل اور develop reaction important role play کیا ہے یہ بھی OIC کا ایک کھانہ جائے۔

سینیٹر صاحب نے درست فرمایا ہے کہ اس وقت اسرائیل کا یا Western countries کا غزہ کی موجودہ صورت حال سے متعلق جو narrative ہے اس کی acceptance کم میں بہت international community میں ہے۔ جس طریقے سے یورپ اور امریکہ میں فلسطین کے حق میں جلوس نکلے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اسرائیل جس طرح کا ایک خواب دیکھ رہا تھا اور ان کے مطابق اس کی تعبیر یہ تھی کہ فلسطین کا مسئلہ شاید دب جائے گا تو ان کے خواب کی تعبیر بالکل مختلف نکلی ہے جس کا انہیں اندازہ تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ فلسطین کا مسئلہ پچھلے ایک مہینے کے واقعات کے بعد central stage پر آ گیا ہے۔ اسرائیل کو بالکل accountable قرار دینا چاہیے، اس بات کی اور کوئی حل نہیں ہو سکتا کہ فلسطین ایک آزاد ریاست کے طور پر emerge کر جائے۔

جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب نے جو باتیں کیں مجھے ان کا احترام ہے لیکن جہاں تک active diplomacy کا تعلق ہے تو پاکستان ان چند ممالک کی فہرست میں شامل ہے جنہوں نے پچھلے کئی برس سے بلکہ خاص طور پر ڈیڑھ ماہ سے فلسطین کے لیے active role play کیا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ پچھلے ماہ OIC میں Foreign Ministers کا جو اسے پاکستان اور extra- ordinary session ہوا تھا اسے

سعودی عرب نے co-sponsor کیا تھا اور ہماری بھی کوششوں کی وجہ سے جدہ میں OIC extra-ordinary session کا انعقاد ہوا۔

اسی طریقے سے OIC summit میں بھی پاکستان نے بہت active role play کیا بلکہ پاکستان کا شمار ان 8 Foreign

Mинisters میں تھا جنہوں نے وہاں پر ایک consensus document produce کیا۔

جہاں تک United Nations میں اردن کی قرارداد جو بہت زیادہ اکثریت سے

منظور ہوئی اسے منظور کروانے کے لیے پاکستان کا جو role acknowledgement تھا اس کی تمام دنیا نے کی، بلکہ مجھے تقریباً اس سے

پندرہ Foreign Ministers کے ٹیلی فون آئے جس میں انہوں نے United Nations میں اس قرارداد کے حق میں

consensus develop کرنے لیے ہم نے جو role play کیا اس کی بہت تعریف کی۔

جناب چیئرمین! دوسرا سینیٹر صاحب نے فرمایا کہ ہمیں زخمیوں کو airlift کرنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سلسلے میں اس ایوان کو

inform کرنا چاہتا تھا کہ وہاں پر جو دو ممالک Jordan and Egypt already ہیں ان کے ساتھ ہمارے رابطے ہیں۔ اسی سلسلے میں

انہیں ہم نے offer دی ہے کہ پاکستان will be happy to treat these injured Palestinians in Pakistan

اور اس کے لیے ہم airlift بھی کرنا چاہتے ہیں لیکن جناب والا! اس کے لیے جو مشکلات ہیں جنہیں ہم کو شش کر رہے ہیں کہ جلد از جلد دور

ہوں، اس سلسلے میں ہم ان تمام ممالک کے ساتھ بھی رابطے میں ہیں جن کا اسرائیل کے ساتھ رابطہ ہے کیونکہ اس کے لیے ہمیں اسرائیل کی اجازت

کی بھی ضرورت ہے۔ ہمیں Egyptians نے بتایا ہے کہ اگر آپ خاص طور پر غزہ سے زخمیوں کو airlift کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے آپ کو

اسرائیل کی اجازت کی بھی ضرورت ہے، وہ ایک ایک زخمی کی بھی scrutiny کرتے ہیں کہ جس زخمی کو باہر لے کر جارہے ہیں وہ حماس کا زخمی

تو نہیں ہے جسے وہاں سے باہر لے جایا جا رہا ہے۔ یہ تمام اقدامات ہم لے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی offer کیا تھا کہ پاکستان وہاں پر

ہسپتال بھی establish کر سکتا ہے لیکن جس قسم کی غزہ میں صورت حال ہے اس وقت سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی ملک وہاں پر ہسپتال

کر سکے بلکہ انڈونیشیا نے وہاں پر ایک بہت پرانا ہسپتال establish کیا ہوا تھا، اسے بھی تباہ کر دیا گیا ہے، وہاں اس قسم کی صورت

حال ہے۔ بہر حال ہم کو شش جاری رکھیں گے۔ سینیٹر صاحب نے جن باتوں کی بھی نشان دہی کی ہے ان پر ابھی عمل درآمد ہو رہا ہے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Calling attention notice is disposed of.

جس کا دن ہے، جائیں نماز پڑھیں۔  
The House stands adjourned to meet again on Monday, the

27<sup>th</sup> of November, 2023 at 03:00 p.m.

-----  
*(The House was then adjourned to meet again on the 27<sup>th</sup> of November, 2023 at  
03:00 p.m.)*  
-----